تفسیر ثنائی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

تفسیر ثنائی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

مسلکِ کتاب وسنت کے فروغ کے لئے کوشاں
خوبصورت اور معیاری مطبوعات

مکتبہ قدوسیہ
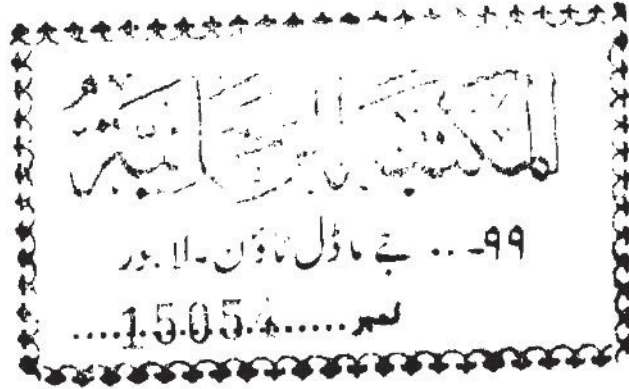
ناشر ———————— ابوبکر قدوسی

اشاعت ———————— دسمبر 2002ء

مطبع ———————— موٹروے پریس
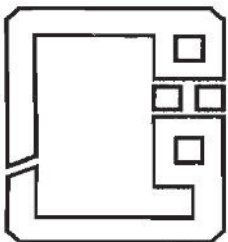
MAKTABA QUDDUSIA
REHMAN MARKET GHAZNI STREET URDU BAZAR
LAHORE - PAKISTAN. Ph: 7351124 - 7230585
Fax: 92 - 42 - 7230585 Email: qadusia@brain.net.pk

نیز اس امر کے لئے ہم ایک مستقل رسالہ[۱] نکالنے والے ہیں۔ جس میں ایسے سوالات کے جوابات مفصل ہوں گے۔ اب ہم ایک دلیل ایسی بیان کرتے ہیں جس کے مخالف خاص کر اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) ہوں گے نہ کہ آریہ اور برہمو وغیرہ۔

حضور اقدس کی نبوت کی دلیل چہارم

(بائیبل سے)

تورات کی پانچویں کتاب استثناء کے ۱۸ کے ۱۹ آیت میں لکھا ہے۔ "اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ (نبی) میرا نام لے کے کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا اس سے حساب لوں گا۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔"

یہ عبارت زیر خط واضح طور پر ہمیں ایک قانون الٰہی سے آگاہ کرتی ہے اور بتلاتی ہے کہ نظام عالم میں جہاں اور قوانین الٰہی ہیں' یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی کی نبوت کی ترقی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ جان[۲] سے مارا جاتا ہے۔

واقعات گزشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہنچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں باوجود غیر متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے (اسلامی نبوت تو متنازع فیہ ہے اس لئے بتلاتے وقت اس کا ذکر صحیح نہ ہوگا) مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے واقعات تاریخ دانوں سے پوشیدہ نہیں کہ کس طرح ان دونوں نے اپنے اپنے زمانے میں حضور اقدس فداہ روحی کا جاہ و جلال دیکھ کر دعویٰ نبوت کئے اور خدا پر کیسے کیسے جھوٹ باندھے، لیکن آخر کار خدا کے زبردست قانون کے نیچے آکر کچلے گئے اور کس ذلت اور رسوائی سے مارے گئے کہ کسی کو گمان بھی نہ تھا۔ حالانکہ تھوڑے دنوں میں بہت کچھ ترقی کر چکے تھے۔ مگر تا بکے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ عبارت مذکورہ سے بانی اسلام مستثنیٰ رہے حالانکہ بقول اہل کتاب (علیهم مایستحقونه) پیغمبر اسلام کاذب تھے۔ معاذ اللہ۔ پھر میں پوچھتا ہوں کیا وجہ ہے کہ توریت کی عبارت مذکورہ کے موافق آپ کے گلے پر کیوں تلوار نہ پھری۔ حالانکہ آپ لوگوں کی ہمشیرہ[۳] نے جواب والا کو دعوت میں زہر بھی دیا مگر وہاں بھی وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ[۴]. بالکل سچا معلوم ہوا اور وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ[۵] نے پورا جلوہ دکھایا۔ کیا توریت کلام الٰہی نہیں؟ کیا اس میں برکت اور صداقت نہیں؟ کیا کسی

---

۱ حق پرکاش۔ ترک اسلام وغیرہ چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔

۲ اس سے یہ نہ کوئی سمجھے کہ جو نبی قتل ہوا وہ جھوٹا ہے بلکہ ان میں عموم و خصوص مطلق ہے یعنی یہ ایسا مطلب ہے جیسا کوئی کہے کہ جو شخص زہر کھاتا ہے مر جاتا ہے' اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ ہر مرنے والے نے زہر ہی کھائی ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو کوئی زہر کھائے گا وہ ضرور مرے گا اور اگر اس کے سوا بھی کوئی مرے تو ہو سکتا ہے گو اس نے زہر نہ کھائی ہو۔ یہی تمثیل ہے کہ دعویٰ نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے' جو کوئی زہر کھائے گا۔ ہلاک ہوگا اگر اس کے سوا بھی کوئی ہلاک ہو تو ممکن ہے۔ ہاں یہ نہ ہوگا کہ زہر کھانے والا بچ رہے۔

۳ خیبر میں ایک یہودیہ عورت نے آنحضرتؐ کی دعوت کر کے زہر ملا دیا' آپ نے اس کا کھانا چھوڑ دیا' اور فرمایا کہ مجھے اس گوشت نے بتلایا ہے کہ اس میں زہر ہے۔ پھر ان سے، پوچھا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا؟ انہوں نے کہا ہم نے اس غرض سے کیا تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہوں گے تو ہم آپ سے چھوٹ جائیں گے اور اگر سچے ہوں گے تو آپ بچ رہیں گے۔ اس لفظ (ہمشیرہ) میں اس واقع کی طرف اشارہ ہے۔ اس قصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ جھوٹا نبی زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ جان سے مارا جاتا ہے۔

۴ خدا اپنے نور کو پورا کرے، گا چاہے کافر برا مانیں۔ ۵ خدا تجھے لوگوں سے بچائے گا۔